بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 05/ ستمبر 2025ء (۰۵/ تبوک ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگِ حنین میں دشمن کے تیر اندازوں کی وجہ سے مسلمانوں کے لشکر میں جو بھگدڑ مچی تھی، اس کی تفصیل حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ النور کی آیت ۶۴ کی تفسیر میں بیان کرتے ہوئے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ کس طرح نبی کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مومنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔ اللہ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے پہلو بچا کر مشورے کی مجلس سے بھاگ جاتے ہیں۔ پس چاہیے کہ جو اس رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے ڈریں کہ اُن کو خدا کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے۔ یا ان کو دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کیلئے دوڑ پڑو۔ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ بلکہ اگر انسان اس وقت نماز بھی پڑھ رہا ہو تو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نماز توڑ کر خدا کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت ہے۔

ایک اَور موقع پر حضرت مصلح موعودؓ اسلامی لشکر میں بھگدڑ مچ جانے کے واقعے کی تفصیل بیان کر کے آنحضرت ﷺ کی ثابت قدمی کے متعلق فرماتے ہیں کہ ...نوبت یہاں تک بڑھی کہ رسول اللہ ﷺ کے گرد صرف بارہ صحابہؓ باقی رہ گئے۔ اس موقع پر حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ کے گھوڑے کی باگ پکڑی اور عرض کیا کہ اب ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں واپس چلیں تا کہ مسلمانوں کی جمعیت کو دوبارہ مجتمع کر کے حملہ کیا جاسکے۔ مگر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے نبی میدانِ جنگ سے پیٹھ نہیں موڑا کرتے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے گھوڑے کی باگ اٹھائی اور اسے اور بھی آگے بڑھا دیا اور یہ شعر پڑھا کہ مَیں خدا کا نبی ہوں اور مَیں جھوٹا نہیں ہوں اور مَیں جو آج چار ہزار تیر اندازوں کے حملے کے باوجود نہیں رکا اور آگے ہی بڑھتا چلا جارہا ہوں تو کہیں اس نظّارے کو دیکھ کر تم یہ نہ سمجھ لینا کہ مَیں خدا ہوں، یا مجھ میں خدائی صفات پائی جاتی ہیں۔ نہیں! مَیں خدا نہیں ہوں مَیں وہی عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ مگر یہ لوگ خدا نما وجود ہوتے ہیں۔

اس موقعے پر آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کو آواز دے کر واپس بلانے کا حکم دیا اور جب مسلمانوں کو آواز دی گئی تو چند لمحوں میں مخلص صحابہؓ انتہائی تیزی سے واپس میدانِ جنگ میں آگئے۔

حضرت مصلح موعودؓ صحابہؓ کے اس اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے اس ایمان سے فائدہ اٹھایا جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ شان تھی کہ خواہ کیسا ہی خطرہ ہو خدا آپؐ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا تھا یہی شان اپنے اپنے درجے کے مطابق صحابہؓ میں پیدا ہو گئی۔

روایات میں آنحضور ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی تعداد اور اسماء بھی ملتے ہیں۔ مختلف روایات میں یہ تعداد ایک سَو تک بیان کی گئی ہے۔ حضرت امِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے میدانِ جنگ سے بھاگنے کا اتنا دکھ تھا کہ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے بعد جو طلقاء (یعنی مکے کے وہ باشندے جنہیں آپؐ نے احسان فرماتے ہوئے معاف فرما دیا تھا) ملیں انہیں قتل کر دیجیے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے امِّ سُلَیم! یقیناً اللہ تعالیٰ دشمن کے مقابلے میں کافی ہوا اور اس نے احسان فرمایا۔

ایک اَور بہادر صحابیہ حضرت امِّ عمارہؓ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ حنین کے دن لوگ بھاگ

کھڑے ہوئے تو ہم چار عورتیں تھیں۔ میرے پاس تیز کاٹنے والی تلوار تھی اور امِ سُلیمؓ کے پاس تیز خنجر تھا اور انہوں نے وہ خنجر کمر کے ساتھ باندھ رکھا تھا اور وہ امید سے تھیں۔ ان کے علاوہ دو اور خواتین بھی تھیں۔ حضرت امِ عمارہؓ نے آواز دی اور کہا کہ اے انصار! تمہیں فرار ہونے سے کیا تعلق؟ وہ کہتی ہیں کہ مَیں نے ھوازن کے ایک شخص کو دیکھا جو جھنڈا اٹھائے گندمی اونٹ پر سوار تھا۔ وہ مسلمانوں کے پیچھے بھاگا جا رہا تھا۔ مَیں اس کے سامنے آئی اور اس کے اونٹ کی کونچوں پر وار کیا، وہ سوار اپنی پیٹھ کے بل نیچے گرا تو مَیں نے اس پر حملہ کیا اور اس پر وار کرتی رہی یہاں تک کہ اسے موت کی نیند سلا دیا۔ پھر مَیں نے اس کی تلوار لے لی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپؐ صحابہؓ کو پکار رہے تھے اور صحابہؓ واپس آرہے تھے اور پھر مسلمانوں نے دشمن پر حملہ کیا اور دشمن اتنی دیر ہی ٹھہر سکا جتنی دیر میں اونٹنی کو دوہا جاتا ہے۔ مَیں نے دشمن کی ایسی ذلت بھری شکست کبھی نہیں دیکھی وہ منہ اٹھائے ادھر ادھر بھاگے جاتا تھا۔ میرے بیٹے واپس آئے تو ان کے پاس قیدی تھے۔

صحابہؓ کے واپس پلٹنے پر جب جنگ زوروں پر تھی تو آنحضور ﷺ نے نظر اٹھا کر جنگ کا نظارہ کیا اور آپؐ اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جنگ اپنے زوروں پر ہے۔ پھر آپؐ نے کنکر پکڑے اور انہیں کفار کے چہرے کی طرف پھینکا اور فرمایا محمد (ﷺ) کے ربّ کی قسم! یہ لوگ شکست کھا گئے۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ مَیں دیکھنے لگا تو لڑائی ویسے ہی ہو رہی تھی جیسے مَیں دیکھتا تھا۔ اللہ کی قسم! جونہی آپؐ نے کنکریاں پھینکیں تو کفار کی تیزی ماند پڑنے لگی اور ان کا معاملہ الٹنے لگا۔ اس موقعے پر آپؐ کی ایک دعا کا بھی ذکر ملتا ہے جو اس طرح ہے: اے اللہ! مَیں تجھے اس کا واسطہ دیتا ہوں جو تُو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ اے اللہ! ان کیلئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ہم پر غالب آئیں اور ہم مغلوب ہو جائیں۔

شیبہ بن عثمان ایک قریشی معزز شخص تھا جس کا باپ اُحد کی جنگ میں مارا گیا تھا، وہ خود کہا کرتا تھا کہ چاہے سارا عرب محمد (ﷺ) کا کلمہ پڑھ لے مگر مَیں پھر بھی مسلمان نہیں ہوں گا۔ وہ کہتا ہے کہ جب میدان جنگ میں آپؐ کے پاس صرف چند آدمی رہ گئے تو مَیں نے سوچا کہ یہ اچھا موقع ہے کہ مَیں محمد (ﷺ) کو (نعوذ باللہ) قتل کر دوں۔ یہ سوچ کر مَیں نے دائیں جانب سے حملہ کرنا چاہا تو وہاں مَیں نے عباس کو کھڑا دیکھا۔ مَیں نے خیال کیا کہ عباس کی موجودگی میں محمد ﷺ پر حملہ کرنا ممکن نہیں۔ پھر مَیں نے بائیں جانب سے حملہ کرنا چاہا تو اس طرف ابو سفیان بن حارث کو کھڑا پایا تو مَیں

واپس ہو گیا۔ پھر مَیں نے آپؐ کے پیچھے سے حملہ کرنا چاہا تو مَیں اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر واپس بھاگ آیا۔ بعد میں یہ بیان کرتے کہ مجھے آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیے جو مجھے بھسم کر کے رکھ دیتے۔ ایسے میں آپؐ نے آواز دی کہ اے شیبہ! میرے قریب آؤ۔ یہ کہتے ہیں کہ مَیں قریب آیا تو آپؐ نے تبسّم فرمایا اور میرے سینے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! شیطان کو اس سے دُور کر دے۔ شیبہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! اُسی وقت رسول اللہ ﷺ مجھے میرے کان، میری آنکھ اور میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے اور میرا سینہ صاف ہو گیا۔ پھر آپؐ نے شیبہ سے فرمایا: اے شیبہ! کافروں سے جنگ کرو۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اب مَیں رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں تلوار لے کر آگے بڑھا اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں یوں جنگ کرنے لگا کہ اگر اس وقت میرا باپ بھی میرے سامنے آتا تو مَیں اس کو بھی قتل کر دیتا۔

یہ واقعہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی بیان کیا ہے۔ آپؓ یہ واقعہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ یہ محبت تھی جس نے اُس کی دشمنی کو دُور کر دیا۔ جنگ کے خاتمے کے بعد آنحضرت ﷺ اپنے خیمے میں تشریف فرما تھے کہ شیبہ بن عثمان آنحضور ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ تم اُس وقت سوچ رہے تھے اس سے یہ بہتر ہے جو خدا نے اب تمہارے لیے مقدر کر دیا ہے۔ پھر آپؐ نے شیبہ کو وہ تمام باتیں بتائیں جو شیبہ میدانِ جنگ میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا۔ شیبہ نے اپنے لیے بخشش کی دعا کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔

اسی طرح نضیر بن حارث کی بدنیتی اور ان کے نیک انجام کا بھی ذکر ملتا ہے کہ مکہ سے جو لوگ بدنیتی اور بد ارادوں سے حنین کے لشکر میں شامل ہوئے تھے بعد میں اکثر اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس شرک پر نہیں مرے جس پر ہمارے آباؤ اجداد تھے۔ ان کا اسلام بہت اچھا رہا یہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور پھر وہاں سے جہاد کی غرض سے شام کی طرف چلے گئے اور پندرہ ہجری میں جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ باقی ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔